

# حضرت امام زين العابدين عليه السلام (حصه اول)

---

<"xml encoding="UTF-8?">



آپ کی ولادت باسعادت

پنج ۱۵ جمادی الثانی ۴۸ھ یوم جمعہ یوم ۱۵ جمادی الاول ۴۸ھ یوم پنجشنبہ یوم مدینہ منورہ  
ابن (اعلام النوری ط ۱۵۱۱ ومقاتل جلد ۱ ص ۱۲۱)

علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ جب جناب شہربانو ایران سے مدینہ کے لیے روانہ ہو رہی تھیں تو جناب رسالت مآب نے عالم خواب میں ان کا عقد حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ پڑھ دیا تھا (جلاء العیون ص ۲۵۶)۔ اور جب آپ وارد مدینہ ہوئیں تو حضرت علی علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کے سپرد کر کے فرمایا کہ یہ وہ عصمت پرور بی بی ہے کہ جس کے بطن سے تمہارے بعد افضل اوصیاء اور افضل کائنات ہونے والا بچہ پیدا ہوگا چنانچہ حضرت امام زین العابدین متولد ہوئے لیکن افسوس یہ ہے کہ آپ اپنی ماں کی آغوش میں پرورش پانے کا لطف اٹھانہ سکے "مات فی نفاسہا" آپ کے پیدا ہوتے ہی "مدت نفاس" میں جناب شہربانو کی وفات ہو گئی (قمقام جلاء العیون)۔ عیون اخبار رضا دمعة ساکبة جلد ۱ ص ۲۲۶)۔

کامل مبردمیں ہے کہ جناب شہربانو، بادشاہ ایران یزدجرد بن شہریار بن شیروہ ابن پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں عادل "کسری" کی بیٹی تھیں (ارشاد مفید ص ۳۹۱، فصل الخطاب) علامہ طریحی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے شہربانو سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو انہوں نے کہا "شاہ جہاں" حضرت نے فرمایا نہیں اب "شہربانو ہے" (مجمع البحرین ص ۵۷۰)

## نام، کنیت، القاب

آپ کا اسم گرامی "علی" کنیت ابو محمد۔ ابو الحسن اور ابو القاسم تھی، آپ کے القاب بے شمار تھے جن میں زین العابدین، سید الساجدین، ذوالثغفات، اور سجاد و عابد زیادہ مشہور ہیں (مطالب السؤل ص ۲۶۱، شواہد النبوت ص ۱۷۶، نورالابصار ص ۱۲۶، الفرع النامی نواب صدیق حسن ص ۱۵۸)۔

## لقب زین العابدین کی توجیہ

علامہ شبلی نجی کا بیان ہے کہ امام مالک کا کہنا ہے کہ آپ کو زین العابدین کثرت عبادت کی وجہ سے کہا جاتا ہے (نورالابصار ص ۱۲۶)۔

علماء فریقین کا ارشاد ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ایک شب نماز تہجد میں مشغول تھے کہ شیطان اڑدھے کی شکل میں آپ کے قریب آگیا اور اس نے آپ کے پائے مبارک کے انگوٹھے کو منہ میں لے کاٹنا شروع کیا، امام جو ہمہ تن مشغول عبادت تھے اور آپ کا رجحان کامل بارگاہ ایزدی کی طرف تھا، وہ ذرا بھی اس کے اس عمل سے متاثر نہ ہوئے اور بدستور نماز میں منہمک و مصروف و مشغول رہے بالآخر وہ عاجز آگیا اور امام نے اپنی نماز بھی تمام کر لی اس کے بعد آپ نے اس شیطان ملعون کو طمانچہ مار کر دور بٹا دیا اس وقت ہاتھ غیبی نے انت زین العابدین کی تین بار صدادی اور کہا ہے شک تم عبادت گزاروں کی زینت ہو، اسی وقت آپ کا یہ لقب ہو گیا (مطالب السؤل ص ۲۶۲، شواہد النبوت ص ۱۷۷)۔

علامہ ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ اڑدھے کے دس سرتھے اور اس کے دانت بہت تیز اور اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ مصلیٰ کے قریب سے زمین پہاڑ کے نکلتا تھا (مناقب جلد ۲ ص ۱۰۸) ایک روایت میں اس کی وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ قیامت میں آپ کو اسی نام سے پکارا جائے گا (دمعة ساکبة ص ۲۲۶)۔

## لقب سجاد کی توجیہ

ذہبی نے طبقات الحفاظ میں بحوالہ امام محمد باقر علیہ السلام لکھا ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو سجاد اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ تقریباً ہر کار خیر پر سجدہ فرمایا کرتے تھے جب آپ خدا کی کسی نعمت کا ذکر کرتے تو سجدہ کرتے جب کلام خدا کی آیت "سجدہ" پڑھتے تو سجدہ کرتے جب دوشخصوں میں صلح کراتے تو سجدہ کرتے اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ کے مواضع سجود پر اونٹ کے گھٹوں کی گھٹے پڑ جاتے تھے پھر انہیں کٹوانا پڑتا تھا۔

## امام زین العابدین علیہ السلام کی نسبی بلندی

نسب اور نسل باپ اور ماں کی طرف سے دیکھے جاتے ہیں، امام علیہ السلام کے والد ماجد حضرت امام حسین اور دادا حضرت علی اور دادی حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آپ کی والدہ جناب شہربانو بنت یزدجرد ابن شہریار ابن کسری ہیں، یعنی آپ حضرت پیغمبر اسلام علیہ السلام کے پوتے اور نوشیرواں عادل کے نواسے ہیں، یہ وہ بادشاہ ہے جس کے عہد میں پیدا ہونے پر سرور کائنات نے اظہار مسرت فرمایا ہے، اس سلسلہ نسب کے متعلق ابوالاسود دوئلی نے اپنے اشعار میں اس کی وضاحت کی ہے کہ اس سے بہتر اور سلسلہ ناممکن ہے اس کا ایک شعریہ ہے۔

وان غلاما بین کسری وباشم

لاکرم من ینط علیہ التمائ

اس فرزند سے بلند نسب کوئی اور نہیں ہو سکتا چونکہ نوشیرواں عادل اور فخر کائنات حضرت محمد مصطفیٰ کے دادا ہاشم کی نسل سے ہو (اصول کافی ص ۲۵۵)۔

شیخ سلیمان قندوزی اور دیگر علماء اہل اسلام لکھتے ہیں کہ نوشیرواں کے عدل کی برکت تو دیکھو کہ اسی کی نسل کو آل محمد کے نور کی حامل قرار دیا اور آئمہ طاہرین کی ایک عظیم فرد کو اس لڑکی سے پیدا کیا چونکہ نوشیرواں کی طرف منسوب ہے، پھر تحریر کرتے ہیں کہ امام حسین کی تمام بیویوں میں یہ شرف صرف جناب شہربانو کو نصیب ہو جو حضرت امام زین العابدین کی والدہ ماجدہ ہیں (ینابیع المودۃ ص ۳۱۵، وفصل الخطاب ص ۲۶۱)۔

علامہ عبید اللہ بحوالہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ جناب شہربانو شاہان فارس کے آخری بادشاہ یزدجرد کی بیٹی تھیں اور آپ ہی سے امام زین العابدین متولد ہوئے ہیں جن کو ”ابن الخیرتین“ کہا جاتا ہے کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ فرمایا کرتے تھے کہ خداوند عالم نے اپنے بندوں میں سے دو گروہ عرب اور عجم کو بہترین قرار دیا ہے اور میں نے عرب سے قریش اور عجم سے فارس کو منتخب کر لیا ہے، چونکہ عرب اور عجم کا اجتماع امام زین العابدین میں ہے اسی لیے آپ کو ”ابن الخیرتین“ سے یاد کیا جاتا ہے (ارجح المطالب ص ۴۳۲)۔ علاہ ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ جناب شہربانو کو ”سیدۃ النساء“ کہا جاتا ہے (مناقب جلد ۲ ص ۱۳۱)۔

## امام زین العابدین کے بچپن کا ایک واقعہ

علامہ مجلسی رقمطراز ہیں کہ ایک دن امام زین العابدین جب کہ آپ کا بچپن تھا بیمار ہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ”بیٹا“ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے اور تم کوئی چیز چاہتے ہو تو بیان کرو تاکہ میں تمہاری خواہش کے مطابق اسے فراہم کرنے کی سعی کروں آپ نے عرض کیا بابا جان اب خدا کے فضل سے اچھا ہوں میری

خواہش صرف یہ ہے کہ خداوند عالم میرا شماران لوگوں میں کرے جو پروردگار عالم کے قضا و قدر کے خلاف کوئی خواہش نہیں رکھتے، یہ سن کر امام حسین علیہ السلام خوس و مسرور ہو گئے اور فرمانے لگے بیٹا، تم نے بڑا مسرت افزا اور معرفت خیز جواب دیا ہے تمہارا جواب بالکل حضرت ابراہیم کے جواب سے ملتا جلتا ہے، حضرت ابراہیم کو جب منجیق میں رکھ کر آگی طرف پھینکا گیا تھا اور آپ فضا میں ہوتے ہوئے آگ کی طرف جارہے تھے تو حضرت جبرئیل نے آپ سے پوچھا ”ہل لك حاجة“ آپ کی کوئی حاجت و خواہش ہے اس وقت انہوں نے جواب دیا تھا ”نعم اما ليک فلا“ بے شک مجھے حاجت ہے لیکن تم سے نہیں اپنے پالنے والے سے ہے (بحار الانوار جلد ۱۱ ص ۲۱ طبع ایران)۔

## آپ کے عہد حیات کے بادشاہان وقت

آپ کی ولادت بادشاہ دین و ایمان حضرت علی علیہ السلام کے عہد عصمت مہمیں ہوئی پھر امام حسن علیہ السلام کا زمانہ رہا پھر بنی امیہ کی خالص دنیاوی حکومت ہو گئی، صلح امام حسن کے بعد ۶۰ھ تک معاویہ بن ابی سفیان بادشاہ رہا، اس کے بعد اس کا فاسق و فاجر بیٹا یزید ۶۲ھ تک حکمران رہا ۶۲ھ میں معاویہ بن یزید ابن معاویہ اور مروان بن حکم حاکم رہے ۶۵ھ سے ۸۶ھ تک عبدالملک بن مروان حاکم اور بادشاہ رہا پھر ۸۶ھ سے ۹۶ھ تک ولید بن عبدالملک نے حکمرانی کی اور اسی نے ۹۵ھ میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو زبردغاسے شہید کر دیا (تاریخ آئمہ ۳۹۲، وصواعق محرقہ ص ۱۲، نورالابصار ص ۱۲۸)۔

## امام زین العابدین کا عہد طفولیت اور حج بیت اللہ

علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن اوہم کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حج کے لیے جاتا ہوا قضاۃ حاجت کی خاطر قافلہ سے پیچھے رہ گیا ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میں نے ایک نوعمر لڑکے کو اس جنگل میں سفر پیمادیکھا اسے دیکھ کر پھر ایسی حالت میں کہ وہ پیدل چل رہا تھا اور اس کے ساتھ کوئی سامان نہ تھا اور نہ اس کا کوئی ساتھی تھا، میں حیران ہو گیا فوراً اس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا ”صاحبزادے“ یہ لق و دق صحرا اور تم بالکل تنہا، یہ معاملہ کیا ہے، ذرا مجھے بتاؤ تو سہی کہ تمہارا زادراہ اور تمہارا راحلہ کہاں ہے اور تم کہاں جارہے ہو؟ اس نوخیز نے جواب دیا ”زادی تقوی و راحلتی رجلاء و قصدی مولای“ میرا زادراہ تقوی اور پرہیزگاری ہے اور میری سواری میرے دونوں پیر ہیں اور میرا مقصد میرا پالنے والا ہے اور میں حج کے لیے جا رہا ہوں، میں نے کہا کہ آپ تو بالکل کمسن ہیں حج تو ابھی آپ پر واجب نہیں ہے اس نوخیز نے جواب دیا بے شک تمہارا کہنا درست ہے لیکن اے شیخ میں دیکھا کرتا ہوں کہ مجھ سے چھوٹے بچے بھی مرجاتے ہیں اس لیے حج کو ضروری سمجھتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس فریضہ کی ادائیگی سے پہلے مرجاؤں میں نے پوچھا اے صاحبزادے تم نے کھانے کا کیا انتظام کیا ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے ساتھ کھانے کا بھی کوئی معقول انتظام نہیں ہے، اس نے جواب دیا اے شیخ کیا جب تم نے کسی کے یہاں مہمان جاتے ہو تو کھانا اپنے ہمراہ لے جاتے ہو؟ میں نے کہا نہیں پھر اس نے فرمایا سنو میں تو خدا کا مہمان ہو کر جا رہا ہوں کھانے کا انتظام اس کے ذمہ ہے میں نے کہا اتنے لمبے سفر کو پیدل کیوں کر طے کرو گے اس نے جواب دیا کہ میرا کام کوشش کرنا ہے اور خدا کا کام منزل مقصود پہنچانا ہے۔

ہم ابھی باہمی گفتگو ہی میں مصروف تھے کہ ناگاہ ایک خوبصورت جوان سفید لباس پہنے ہوئے آپہنچا اور اس نے اس نوخیز کوگلے سے لگالیا، یہ دیکھ کر میں نے اس جوان رعنا سے دریافت کیا کہ یہ نوعمر فرزند کون ہے؟ اس نوجوان نے کہا کہ یہ حضرت امام زین العابدین بن امام حسین بن علی بن ابی طالب ہیں، یہ سن کر میں اس جوان رعنا کے پاس سے امام کی خدمت میں حاضر ہوا اور معذرت خواہی کے بعد ان سے پوچھا کہ یہ خوبصورت جوان جنہوں نے آپ کو گلے سے لگایا یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ حضرت خضر نبی ہیں ان کا فرض ہے کہ روزانہ ہماری زیارت کے لیے آیا کریں اس کے بعد میں نے پھر سوال کیا اور کہا کہ آخر آپ اس طویل اور عظیم سفر کو بلا زاد اور راحلہ کیونکہ طے کریں گے تو آپ نے فرمایا کہ میں زاد اور راحلہ سب کچھ رکھتا ہوں اور وہ یہ چار چیزیں ہیں :

۱۔ دنیا اپنی تمام موجودات سمیت خدا کی مملکت ہے۔

۲۔ ساری مخلوق اللہ کے بندے اور غلام ہیں۔

۳۔ اسباب اور اوراق خدا کے ہاتھ میں ہے۔

۴۔ قضائے خدا بر زمین میں نافذ ہے۔

یہ سن کر میں نے کہا خدا کی قسم آپ ہی کا زاد اور راحلہ صحیح طور پر مقدس ہستیوں کا سامان سفر ہے (دمعہ ساکبہ جلد ۳ ص ۴۳۷) علماء کا بیان ہے کہ آپ نے ساری عمر میں ۲۵ حج پایادہ کئے ہیں آپ نے سواری پر جب بھی سفر کیا ہے اپنے جانور کو ایک کوڑا بھی نہیں مار

## آپ کا حلیہ مبارک

امام شبلنجی لکھتے ہیں کہ آپ کا رنگ گندم گوں (سانولا) اور قدمیانہ تھا آپ نحیف اور لاغر قسم کے انسان تھے (نور الابصار ص ۱۲۶، اخبار الاول ص ۱۰۹)۔

ملازمین تحریر فرماتے ہیں کہ آپ حسن و جمال، صورت و کمال میں نہایت ہی ممتاز تھے، آپ کے چہرہ مبارک پر جب کسی کی نظر پڑتی تھی تو وہ آپ کا احترام کرنے اور آپ کی تعظیم کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا (وسيلة النجات ص ۲۱۹) محمد بن طلحہ شافعی رقمطراز ہیں کہ آپ صاف کپڑے پہنتے تھے اور جب راستہ چلتے تھے تو نہایت خشوع کے ساتھ راہ روی میں آپ کے ہاتھ زانوسے باہر نہیں جاتے تھے (مطالب السؤل ص ۲۲۶، ۲۲۷)۔

--

[حضرت امام زین العابدین علیہ السلام \(حصہ دوم\)](http://alhasanain.org/urdu/?com=content&id=707)

--

<http://alhasanain.org/urdu/?com=content&id=707>

--

<http://alhasanain.org/urdu/?com=content&id=708>